سوال

(850)اعتکاف جو ہے صرف تین مسجدوں میں ہی کر سکتے ہیں؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک عالم سے ملاقات ہوئی توان کا قول یہ ہے کہ اعتکاف جو ہے صرف تین مسجدوں میں ہی کر سکتے ہیں ۔ میں نے ان سے اس کی دلیل مانگی توانہوں نے کہا : ((قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لَا اِعْتِكَافَ اِلَّا فِي ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ مسجد الحرام والمسجد الرسول والمسجد الاقصی)) (رواہ البیہقی) کیا یہ حدیث صحیح ہے ؟ یا ضعیف ہے ؟

۲۔ اسی طرح ایک اور حدیث وہ یہ ہے کہ : ((قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لَا يَحِلُّ لِثَلَاثَةِ نَفَرٍ يَكُونُونَ

بِأَرْضِ فَلَاةٍ اِلَّا أَمَّرُوا عَلَيْهِمْ أَحَدَهُمْ)) (رواہ احمد) اس کی سند کیسی ہے ؟ (محمد حسین ، سری لنکا)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

لَا اِعْتِكَافَ اِلَّا فِي ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ)) [''اعتکاف صرف تین مساجد میں ہی ہوتا ہے مسجد حرام ، مسجد نبوی ، مسجد اقصیٰ ۔'']

۲۔ ((لَا يَحِلُّ لِثَلَاثَةِ نَفَرٍ يَكُونُونَ بِأَرْضِ فَلَاةٍ اِلَّا أَمَّرُوا عَلَيْهِمْ أَحَدَهُمْ)) [''تین آدمیوں کے لیے حلال نہیں ہے جو کسی بیابان زمین میں ہوں مگر یہ کہ وہ اپنے اوپر ایک کو امیر بنالیں ۔'']

۱۔ اس حدیث کے متعلق اہل علم کے دو قول ہیں : 1...ضعیف ہے ۔ 2 صحیح ہے ۔ اس فقیر الی اللہ الغنی کے نزدیک پہلا قول درست ہے کیونکہ اس حدیث کا مدار سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ تعالیٰ پر ہے اور وہ اس کو جامع بن ابی راشد رحمہ اللہ تعالیٰ سے بلفظ ''عن'' بیان کرتے ہیں ، معلوم ہے مدلس راوی بصیغہ ''عن'' روایت کرے تو روایت ضعیف ہوتی ہے ۔ بتتبع بسیار سفیان سے سماع کی تصریح کہیں نہیں ملی اور نہ ہی کوئی ایسی چیز ملی ہے جس سے ان کی تدلیس والا نقص اس روایت سے دور ہوسکے ۔

۲۔ مسند امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ میں اس کی سند کے اندر ابن لہیعہ ہیں جن کے متعلق امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی مایۂ ناز کتاب جامع میں لکھتے ہیں : ''وابن لهيعة ضعيف عند أهل الحديث'' بعض اہل علم کا خیال ہے کہ ان میں ضعف ان کے کتب خانہ کے جل جانے کے بعد پیدا ہوا ہے مگر میزان الاعتدال میں بعض محدثین کی تصریح موجود ہے ''ضعيف قبل احتراق كتبه وبعده'' کچھ اہل علم کا نظریہ ہے اگر عبادلہ عبداللہ بن مبارک ، عبداللہ بن وہب وغیرہ ان سے روایت کررہے ہوں توان کی روایت مقبول ہوگی ۔ مگر مسند میں تو اس روایت کوان سے حسن بیان کررہے ہیں ۔ ہاں اس روایت کا ایک شاہد ابوداوٗد میں موجود ہے : ((عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ : إِذَا كَانَ ثَلَاثَةٌ فِي سَفَرٍ فَلْيُؤَمِّرُوا أَحَدَهُمْ))1[''جب تین آدمی کسی سفر میں نکلیں تو وہ اپنے میں سے کسی کو امیر بنالیں ۔''] شیخ البانی رحمہ اللہ نے تعلیق مشکاۃ میں لکھا ہے : ''وإسناده حسن'' واللہ اعلم

۱،۶،۱۴۲۳ھ

1 سنن أبي داؤد، کتاب الجهاد، باب فی القوم یسافرون یؤمرون احدھم قال النووی فی ریاض الصالحین ۔ رواہ ابوداؤد باسناد حسن ۔

[قرآن وحدیث کی روشنی میں احکام ومسائل]

جلد02 ص804

محدث فتویٰ